

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

براہل جرمنی سے محمد شفاق نعیم صاحب لکھتے ہیں

یا رسول اللہ ﷺ ”یا محمد ﷺ“ کہنا جائز ہے یا نہیں؟“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی محبت و عقیدت سے لینا یہ ایمان کی نشانیوں میں سے ہے اور آپ پر کثرت سے درود و سلام پڑھنا درجات کی بلندی کا سبب اور نجات کا ذریعہ ہے۔ جہاں تک آپ کے نام کے ساتھ یا کے لفظ کا تعلق ہے اور اس لفظ کے ذریعے آپ کو پکارنے کا مسئلہ ہے تو اگر کوئی شخص ”یا رسول اللہ ﷺ“ اور یا محمد کہہ کر آپ ﷺ کو پکارتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ آپ اس کی ہر پکار سننے میں بلکہ مدد بھی کرتے ہیں اور آپ ہر جگہ موجود یا حاضر ناظر ہیں۔ یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور خود صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے بعد اس انداز سے آپ کو کبھی نہیں بلایا یا پکارا۔ ہاں درود و سلام کی حد تک وہ آپ کو مخاطب کر لیا کرتے تھے لیکن اس سے زیادہ کسی کام میں مدد طلب کرنے یا مصیبت کے وقت پکارنے کا عمل صحابہ کرام میں بالکل رائج نہیں تھا۔ یہاں ایک اور بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ آپ کے نام کے ساتھ یا لگا کر یعنی یا محمد ﷺ کہہ کر پکارنا تو کسی بھی صورت میں پسندیدہ معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ خود قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کسی ایک جگہ بھی یا محمد کہہ کر نہ مخاطب کیا ہے اور نہ ہی کسی صحابی نے کبھی یا محمد ﷺ کے الفاظ کو درود و وطنیے کا ذریعہ بنایا ہے قرآن نے **یا ایھا النبی - یا ایھا الرسول - یا ایھا الذل** اور **یا ایھا الذر** کے الفاظ تو بیان کئے ہیں مگر یا محمد کی ایک مثال بھی نہیں ہے اس لئے اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لئے اس لفظ کو پسند نہیں کیا اور صحابہ کرام کو بھی یہ عادت نہیں تھی کہ نام لے کر آپ ﷺ کو بلاستے یا پکارتے تو ہمیں بھی اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص 104

محدث فتویٰ